السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل جہاد کے نام پر صدقہ فطر لیا جارہا ہے حالانکہ احادیث میں واضح طور پر آیا ہے کہ عید کا چاند نظر آنے کے بعد سے لے کر نمازِ عید الفطر تک صدقہ فطر ادا کیا جائے تاکہ غریب لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہوسکیں، جب کہ جہاد کے نام پر لیا جانے والا صدقہ اتنی جلدی راتوں رات تو نہیںجا سکتا۔ اور ویسے بھی صدقہ غریبوں کے لیے خاص کیا گیا ہے۔ یہ واضح کریں کہ واقعی صدقہ فطر جہاد کے لیے دیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ ان تک نہ ہی پہنچ سکے۔ (سائل: (حاجی محمد اصغر الکافی، راجن پور) (۱۹ مارچ ۱۹۹۹ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقامی فقراء ومساکین کا صدقۃ الفطر میں اصل استحقاق ہے۔ ہر صورت ان کو ترجیح ہونی چاہیے۔ بلاشبہ اس کی ادائیگی چاند نظر آنے کے بعد ہونی چاہیے۔ اگرچہ دو تین روز پہلے دینے کا بھی جواز ہے۔ ہر کارِ خیر میںجہاد کے نام پر لقمۂ غریب چھیننا بہر صورت اچھی بات نہیں ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:286

محدث فتویٰ